بیان دہلی

اس اختلافی بحث نے بہرحال یہ موقف نکال دیا ہے کہ اسلامی شریعت کی رُو سے عورت کی امارت اور قیادت کی بھی گنجائش ہے۔ اگرچہ فقہائے اسلام نے اپنے دور میں عوامی رجحان اور علم مزاج کے پیش نظر عورت کی امارت کی حوصلہ افزائی نہیں کی ہے اور امارت کے لئے مرد ہونے کی ہی قید لگائی ہے۔ تاہم شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے "امامت" (مراد نماز) کے لئے "تقویٰ" اور "امارت" (مراد حکومت کی سربراہی) کے لئے "صلاحیت" کو شرط قرار دیا ہے۔

اس تناظر میں اگر پاکستان کی موجودہ مقبول قیادت اور بین الاقوامی حالات اور سیاست کا جائزہ لیا جائے تو وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کی اُبھرتی ہوئی بھرپور شخصیت ہر لحاظ سے موزوں اور مناسب معلوم ہوتی ہے۔ جبکہ بقول بے نظیر بھٹو پاکستان کے حالیہ انتخابات در اصل "آمریت" اور "جمہوریت" کے درمیان تھی اور پاکستانی عوام نے اپنے سیاسی شعور کے پیش نظر آمریت کو رد کر کے جمہوریت کو قبول کیا اور اس طرح قیام پاکستان کے بعد جمہوری دور کا آغاز کیا ہے۔

بہرحال پاکستانی عوام کے انتخاب کے ساتھ ہی جمہوریت کی بحالی کی خوشی میں ہمارے ملک کے لوگ بھی شامل ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دونوں پڑوسی ممالک کے جو متنازعہ مسائل ہیں وہ خوشگوار ماحول میں باہمی گفت و شنید اور افہام و تفہیم سے حل ہونے کی راہیں ہموار ہوں گی۔ اختلافات کے مہیب بادل چھٹیں گے اور برصغیر کے کروڑوں عوام جو آپس میں انسانیت محبت، امن و آشتی اور خیر سگالی کے پیغام کو بڑھاوا دینے کے لئے دل